# از عدالتِ عظمیٰ

## آر۔ سی۔ تیواری

بنام

## ایم پی اسٹیٹ کو آپریٹو مارکیٹنگ فیڈریشن لمیٹڈ و دیگران

تاریخ فیصلہ: 9 اپریل، 1997

[کے راماسوامی اور ڈی پی وادھوا، جسٹس صاحبان]

**لیبر قانون:**

**صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 / ایم پی کو آپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1960:**

**دفعہ 10(1) / دفعہ 55—بد عملی کے الزام میں ملازم برخاست- سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ریفرنس میں تصدیق شدہ حکم- انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ کے تحت ایک حوالہ پر، لیبر کورٹ نے فیصلہ دیا کہ گھریلو جانچ کو غیر قانونی طور پر ذائل کیا گیا تھا اور برخاستگی کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا تھا- عدالتِ عالیہ نے اسے واپس لے لیا- اپیل ہونے پر ڈپٹی رجسٹرار کی طرف سے درج کردہ نتیجہ عدالتی حکم کے طور پر کام کرے گا- عدالتِ عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے جواز پیش کیا کہ لیبر کورٹ کے پاس تنازعہ ختم ہونے کے بعد اس کا فیصلہ کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے اور حوالہ خود قانون میں غلط ہے۔**

کو آپریٹو سنٹرل بینک لمیٹڈ و دیگران وغیرہ بنام ایڈیشنل انڈسٹریل ٹریبونل، آندھرا پردیش، حیدرآباد و دیگران وغیرہ، اے آئی آر (1970) ایس سی 245، قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (C) نمبر 9143، سال 1997۔

ایم پی نمبر 2077، سال 1992 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم سے۔

عرضی گزار کی طرف سے ایس بی اپادھیائے اور اشوک کمار گپتا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

اس معاملے میں واحد سوال یہ ہے کہ کیا صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (مختصر طور پر، "ایکٹ") کی دفعہ 10(1) کے تحت حوالہ ایم پی کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ، 1960 (مختصر طور پر، سوسائٹیز ایکٹ) میں موجود توضیعات کے پیش نظر قابل قبول ہے؟ مانا جاتا ہے کہ درخواست گزار کو اس کی بد عملی کی وجہ سے ملازمت سے برخاست کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد، انہوں نے سوسائٹیز ایکٹ کے تحت حوالہ طلب کیا جس کی تصدیق ہو گئی اور یہ حتمی ہو گیا۔ ایکٹ کے تحت کیے گئے ایک حوالہ پر، لیبر کورٹ نے مقدمہ نمبر 48/85 میں فیصلہ دیا کہ گھریلو جانچ کو غیر قانونی طور پر ذائل کیا گیا تھا اور اسی کے مطابق اس نے برخاستگی کے حکم کو کالعدم قرار دیا۔ 8 جولائی 1996 کے فیصلے کے ذریعے رٹ پٹیشن نمبر 2077/92 میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ سوسائٹیز ایکٹ کے دفعہ 55 میں موجود توضیعات کے پیش نظر، لیبر کورٹ کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے اور اس لیے حوالہ خراب ہے۔ یہ بھی مانا جاتا ہے کہ چونکہ یہ نتیجہ ڈپٹی رجسٹرار، کوآپریٹو سوسائٹیوں نے درخواست گزار کے خلاف ایوارڈ میں درج کیا تھا، اس لیے یہ ری جوڈیکاٹا کے طور پر کام کرتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست ہے۔ سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ 55 اس طرح بیان کرتی ہے:

> "55. سوسائٹیوں میں ملازمت کے حالات کا تعین کرنے کا رجسٹرار کا اختیار۔-
> (1) رجسٹرار، وقتاً فوقتاً سوسائٹی یا سوسائٹی کے طبقے اور سوسائٹی یا سوسائٹی کے طبقے میں ملازمت کے شرائط و ضوابط کو کنٹرول کرنے والے قواعد تشکیل دے سکتا ہے جس پر ملازمت کے ایسے شرائط و ضوابط لاگو ہوتے ہیں، اس حکم کی تعمیل کرے گا جو اس سلسلے میں رجسٹرار کی طرف سے جاری کیا جا سکتا ہے۔
>
> (2) جہاں کسی سوسائٹی اور اس کے ملازمین کے درمیان ملازمت کے کام کے حالات اور سوسائٹی کی طرف سے کی گئی تادیبی سے متعلق تنازعہ پیدا ہوتا ہے، رجسٹرار یا اس کی طرف سے مقرر کردہ کوئی افسر جو اسسٹنٹ رجسٹرار کے عہدے سے کم نہ ہو، اس تنازعہ کا فیصلہ کرے گا اور اس کا فیصلہ سوسائٹی اور اس کے ملازمین پر واجب ہو گا۔

> بشر طیکہ رجسٹرار یا اوپر مذکور افسر اس تنازعہ پر تب تک غور نہیں کرے گا جب تک کہ اس حکم کی تاریخ سے تیس دن کے اندر اس کے سامنے پیش نہ کیا جائے۔
>
> بشر طیکہ مزید یہ کہ بالا فقرے کے تحت میعادِ معیاد کا حساب لگاتے وقت وہ مدت شمار نہیں کی جائے گی جو حکم کی نقل حاصل کرنے کے لیے درکار ہو۔"

درخواست گزار کے قابل وکیل ثالثی کے حوالے سے تنازعات سے نمٹنے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 64 پر انحصار کرنا چاہتے ہیں اور دلیل دیتے ہیں کہ سوسائٹی کے ملازم کی ملازمت سے برطرفی کا تنازعہ سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ثالثی کے حوالے سے تنازعات میں سے ایک نہیں ہے، ڈپٹی رجسٹرار کا ایوارڈ دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ انہوں نے کوآپریٹو سنٹرل بینک لمیٹڈ و دیگران بنام ایڈیشنل انڈسٹریل ٹریبونل، آندھرا پردیش، حیدرآباد و دیگران وغیرہ، اے آئی آر (1970) ایس سی 245 میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا۔ وہ سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ 93 پر بھی انحصار کرتے ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ مدھیہ پردیش شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ ایکٹ 1958، ایم پی انڈسٹریل ورک مین (مستقل احکامات) ایکٹ 1959 اور ایم پی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ 1960 میں شامل کچھ بھی اس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ سوسائٹی پر لاگو نہیں ہو گا۔ ضروری مضمرات سے، ایکٹ کے اطلاق کو خارج نہیں کیا گیا ہے اور اس لیے لیبر کورٹ کے پاس اس معاملے کا فیصلہ کرنے کا دائرہ اختیار ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ سوسائٹیز ایکٹ کا دفعہ 55 رجسٹرار کو سوسائٹی یا سوسائٹیز کے کسی طبقے کے ملازمین سے متعلق تادیبی معاملات بشمول ملازمین کی ملازمت کی شرائط و تادیبی سے نمٹنے کا اختیار دیتا ہے۔ جہاں کوئی تنازعہ ملازمت کی شرائط، کام کے حالات، سوسائٹی کی طرف سے کی گئی تادیبی کارروائی سے متعلق ہے، یا سوسائٹی اور اس کے ملازمین کے درمیان پیدا ہوتا ہے، رجسٹرار یا اس کی طرف سے مقرر کردہ کوئی افسر، جو اسسٹنٹ رجسٹرار کے عہدے سے کم نہیں ہے، تنازعہ کا فیصلہ کرے گا اور اس کا فیصلہ سوسائٹی اور اس کے ملازمین پر تادیبی ہو گا۔ جہاں تک دفعہ 64 کے تحت طاقت کا تعلق ہے، زبان بہت وسیع ہے، یعنی۔ "فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود آئین سے متعلق کوئی تنازعہ، کسی سوسائٹی کا انتظام یا کاروبار یا سوسائٹی کو ختم کرنا تنازعہ کے کسی بھی فریق کے ذریعہ رجسٹری کو بھیجا جائے گا۔" لہذا، سوسائٹی کے انتظام یا کاروبار سے متعلق تنازعہ بہت جامع ہے جیسا کہ اس عدالت نے بار بار کہا ہے۔ اس کے نتیجے میں اس ایکٹ کے تحت خصوصی طریقہ کار فراہم کیا گیا ہے۔ ضروری طور پر، سوسائٹیز ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت حوالہ خارج ہے۔ آندھرا پردیش ایکٹ کے تحت پیدا ہونے والے اس عدالت کے

فیصلے کا حقائق پر اس وجہ سے کوئی اطلاق نہیں ہے کہ اس ایکٹ کے تحت تنازعہ سوسائٹی کے خدام کی برطرفی کا احاطہ نہیں کرتا تھا جس میں اس ایکٹ میں ترمیم کی گئی تھی۔

تسلیم شدہ طور پر، ڈپٹی رجسٹرار کی طرف سے درخواست گزار کی بد عملی کو برقرار رکھتے ہوئے ایک نتیجہ درج کیا گیا ہے۔ یہ امر فیصل شدہ کے زمرے میں آتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 11 شرائط میں لاگو نہیں ہوتا ہے کیونکہ یہ عدالت نہیں ہے، لیکن سوسائٹیز ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ ٹریبونل کو خصوصی دائرہ اختیار دیا گیا ہے۔ لہذا، اس کے تحت مقرر کردہ اصول ایکٹ کے تحت فراہم کردہ طریقہ کار پر مکمل طور پر لاگو ہوتا ہے۔ یہ امر فیصل شدہ کے اصول کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس طرح، ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت عالیہ یہ فیصلہ دینے میں جائز ہے کہ لیبر کورٹ کے پاس تنازعہ کا ایک بار فیصلہ کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے اور حوالہ خود قانون میں غلط ہے۔

اس کے مطابق خصوصی اجازت کی درخواست کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔

**درخواست مسترد کر دی گئی۔**